Al-Mīthāq ***(Research Journal of Islamic Theology)***
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 03, **Issue** 02, July-September 2024, **PP**: 147-157
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

قرآن وسنت کی نشرواشاعت میں سوشل میڈیا بالخصوص واٹس ایپ کے استعمال کے شرعی معیارات: عصری تناظر میں ایک تطبیقی جائزہ

Sharī'ah Standards for the Use of Social Media Particularly WhatsApp in the Dissemination of the Qur'an and Sunnah: An Applied Study in the Modern Context

1. Dr. Muhammad Yaqoob Gondal muhammad.yaqoob@numl.edu.pk	*Lecturer, National University of Modern Languages, Islamabad, Multan Campus.*
2. Dr. Muhammad Ramzan Ashraf ramzan.ashraf@iub.edu.pk	*Assistant Professor, Department of Arabic, The Islamia University of Bahawalpur.*

How to Cite:	Dr. Muhammad Yaqoob Gondal and Dr. Muhammad Ramzan Ashraf. 2024: "Sharī'ah Standards for the Use of Social Media Particularly WhatsApp in the Dissemination of the Qur'an and Sunnah: An Applied Study in the Modern Context". Al-*Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 3 (02): 147-157.		
Article History:	**Received**: 10-08-2024	**Accepted**: 05-09-2024	**Published**: 26-09-2024
Copyright:	**©The Authors**		
Licensing:	This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License		
---	---
Conflict of Interest:	Author(s) declared no conflict of interest

Abstract & Indexing

Publisher

HIRA INSTITUTE
of Social Sciences Research & Development

قرآن وسنت کی نشرواشاعت میں سوشل میڈیا بالخصوص واٹس ایپ کے استعمال کے شرعی معیارات:

عصری تناظر میں ایک تطبیقی جائزہ

Sharī'ah Standards for the Use of Social Media Particularly WhatsApp in the Dissemination of the Qur'an and Sunnah: An Applied Study in the Modern Context

1. **Dr. Muhammad Yaqoob Gondal**
   Lecturer, National University of Modern Languages, Islamabad, Multan Campus.
   muhammad.yaqoob@numl.edu.pk

2. **Dr. Muhammad Ramzan Ashraf**
   Assistant Professor, Department of Arabic, The Islamia University of Bahawalpur.
   ramzan.ashraf@iub.edu.pk

Abstract

This study explores the *Sharī'ah* standards governing the use of social media, particularly WhatsApp, in disseminating the *Qur'ān* and *Sunnah* within the contemporary context. Social media platforms have transformed how religious knowledge is shared, offering unprecedented opportunities for the global distribution of Islamic teachings. However, these advancements also pose ethical and religious challenges that must be carefully navigated to ensure compliance with Islamic law. The research examines core principles of *Shari'ah*, such as sincerity of intention (*niyyah*), authenticity of content, ethical considerations, and the potential risks of misrepresentation or distortion of Islamic teachings when shared digitally. It also addresses the need for ensuring that the dissemination of sacred knowledge is done in a respectful manner, preserving the sanctity of the *Qur'ān* and *Ḥadīth*, and reaching a balance between accessibility and reverence. Through qualitative analysis of contemporary use cases and relevant fatwas, the study provides guidelines for responsible sharing of Islamic knowledge on social media. It concludes that while platforms like WhatsApp offer great potential for da'wah, their use must be regulated by clear *Shari'ah* principles to prevent misuse, misinterpretation, and disrespect for sacred texts. The research underscores the importance of ethical digital engagement in the spread of Islam and suggests practical measures to ensure that the dissemination aligns with both traditional values and modern realities.

Keywords*: Social Media, Da'wah, Modern Era, Sharī'ah, Ethics.*

تعارف

انسانی احساسات وجذبات کی پیغام رسانی کا کام زمانہ قدیم سے مسلسل جاری ہے۔ ابتداء میں یہ کام کبوتر، مخبر، ایلچی اور خطوط کے ذریعے سرانجام دیا جاتا رہا ہے۔ قرون مفضلہ کے عہد زریں میں غیر مسلموں اور بادشاہان وقت تک دعوت اسلام پہنچانے کے لیے بھی ترسیل خطوط کو ذریعہ بنایا گیا جو عرصہ دراز تک جاری رہا۔ پھر عہد جدید میں وقت نے کروٹ بدلی اور دنیا نے ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے پیغام رسانی کے لئے اخبارات ورسائل کا استعمال کیا۔ ان ذرائع سے ایک طرف باہمی روابط میں خاطر خواہ اضافہ ہوا اور دوسری طرف اسلامی تعلیمات کی اشاعت بھی آسان ہوگئی۔ اسلام پسند افراد اور تنظیموں نے کئی کتب کی تالیف کے ساتھ ساتھ رسائل وجرائد کا بھی اجراء کیا۔ برصغیر میں مولانا ابو الکلام آزاد کا جریدہ ”الہلال والبلاغ" اور نواب صدیق حسن خاں کی سینکڑوں

کتب اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ یہ سلسلہ دراز ہوتا گیا یہاں تک کہ کاغذ کے صفحات نے الیکٹرونک سکرین (Electronic Screen) کی شکل اختیار کرلی، اور پوری دنیا کمپیوٹر نامی الیکٹرانک مشین سے متعارف ہوئی۔ یکم جنوری 1983ء میں انٹرنیٹ کی ایجاد نے کمپیوٹر کے استعمال کو مزید ترقی دی اور یوں 1990ء میں پوری دنیا آن لائن دنیا میں تبدیل ہوگئی۔ انٹرنیٹ کے ماہرین نے جب ورلڈ وائیڈ ویب (www) ایجاد کی تو ان کے لئے مزید ویب سائٹس، بلاگس، فیس بک، ٹیوٹر، انسٹاگرام، گوگل پلس اور واٹس ایپ جیسی کئی ایپس کی صورت میں ایجادات کرنا آسان ہوگیا۔ دور حاضر میں ان ایجادات کو سوشل میڈیا کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔[1]
واٹس ایپ سوشل میڈیا کا وہ اہم حصہ ہے جس نے ارب ہا انسانوں کو باہم مربوط کردیا ہے۔ اس مؤثر ذریعے سے ایک ہی لمحے میں دنیا کے اربوں انسانوں تک پیغام رسانی کا کام بڑی آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔ یہ پیغام اسلامی تعلیمات کی اشاعت وترویج کی صورت میں بھی ہوسکتا ہے۔ لہٰذا عصر حاضر میں فرمان رسول ﷺ: بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً[2] کہ میری طرف سے پہنچاؤ اگرچہ ایک بات ہی کیوں نہ ہو، کے مصداق اسلامی تعلیمات کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کرنے کے لئے واٹس ایپ (Whatsapp) گروپس جیسے مؤثر ذریعے کو بروئے کار لایا جاسکتا ہے۔ اس افضل ترین فریضے کی انجام دہی کے لئے کچھ ضوابط کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے جنھیں زیرِ نظر مقالہ میں بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

واٹس ایپ گروپ کے ضوابط

مختلف شعبہ ہائے زندگی کی طرح واٹس ایپ گروپ بنانے والے افراد اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ ہمیشہ نیک مقاصد کو مد نظر رکھیں جن میں سے ایک نیک مقصد ان گروپس کے ذریعے اسلامی تعلیمات کی اشاعت ہے۔

گروپ کے نام کے حوالے سے شرعی تعلیمات

اسلامی تعلیمات کی ترویج کی غرض سے بنائے گئے گروپس کے ائیکون (Icon) پاکیزہ مقصد کے آئینہ دار ہوں جنھیں دیکھتے ہی ذہن میں اسلامی تشخص ابھر کر سامنے آئے۔ کسی بھی چیز کا نام درحقیقت اس کے وجود کا عکاس ہوتا ہے۔ اگر نام اچھا ہو تو اس کا مقصد بھی اچھا نظر آتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ایسے کئی نام تبدیل فرمائے جن کے معانی اچھے نہیں تھے جیسا کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ (گناہگار) تھا۔ آپ نے اسے تبدیل فرما کر جمیلہ (خوبصورت) رکھا:

عن ابن عمر ان ابنة لعمر كانت يقال لها عاصية فسماها رسول الله ﷺ جميلة۔[3]

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ تھا، اللہ کے رسول ﷺ نے اس کا نام جمیلہ رکھا۔

جب گروپ کا نام اچھا اور ذو معنی ہوگا تو اس سے خاص قسم کی ذہن سازی ہوگی اور دیکھتے ہی فکری اصلاح کا تصور پیدا ہوگا۔

اسلامی تعلیمات کی اشاعت کے لئے جو خاص ہدف متعین کیا جائے گروپ کا نام اس کی نشاندہی کرتا ہو مثلاً اگر قرآنی آیات کی اشاعت یا حدیث کی اشاعت یا کسی اسلامی موضوع سے متعلق معلومات فراہم کرنا مقصود ہو تو گروپ کا نام اسی مناسبت سے ہونا چاہئے۔ اس ضمن میں چند ناموں مثلاً تلاوت وترجمہ قرآن، تفہیم قرآن، تفہیم حدیث، علمی مباحثہ یا خطبات وغیرہ جیسے ناموں کو اختیار کیا جاسکتا ہے۔ کام کے مطابق نام سے واٹس ایپ استعمال کرنے والا آسانی سے اپنا مطلوبہ ہدف حاصل کرسکتا ہے۔

واٹس ایپ گروپ کا نام مختصر اور بامعنی ہونا چاہئے تاکہ وہ موبائل سکرین پر مکمل طور پر ظاہر ہوجائے اور اسے زبان سے ادا کرنا بھی آسان ہو۔ اس ضمن میں جب ہم اللہ تعالیٰ، رسول ﷺ اور صحابہ کرام کے ناموں پر غور کرتے ہیں تو وہ ہمیں جلد یاد ہونے

والے اور آسان ادائیگی والے ہی نظر آتے ہیں۔ اللہ عزوجل کا نام رحمان، نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا نام محمد یا احمد، خلفاء اربعہ کے نام ابو بکر عبد اللہ، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم وغیرہ آسان ہیں۔[4] اس دلیل سے یہ بات سمجھنا آسان ہو جاتا ہے کہ واٹس ایپ گروپ کا نام جتنا مختصر ہو گا اتنا ہی قابل فہم اور معنی خیز ہو گا۔

واٹس ایپ گروپ کے مقاصد

ہر مسلمان کی اولین ذمہ داری ہے کہ وہ دین کا صحیح علم حاصل کرے اور ہر ممکن وسائل سے اس کی اشاعت کرے۔ واٹس ایپ بھی دین کی اشاعت کا ایک اہم معاصر ذریعہ بنایا جاسکتا ہے۔ جن اہل ایمان میں اس ذریعے کو استعمال کرنے کی صلاحیت موجود ہے انھیں ضرور یہ مبارک کام ایک دینی فریضہ سمجھ کر کرنا چاہیے۔ گروپ کا مقصد فقط صحیح دینی رہنمائی اور اس کا فروغ ہونا چاہیے۔ اسے صرف وقت گذاری کا مشغلہ بنانا دراصل زندگی کے قیمتی لمحات کو ضائع کرنا ہے۔ واٹس ایپ کے ذریعے فضول کلام، نادانوں سے طول کلامی، غیر علمی مباحث اور غیر ضروری امور پر بات چیت کرنا نہ صرف تضییع اوقات بلکہ فتنہ وفساد کا سبب بھی ہے۔ گروپ کا مقصد مخالفین کو طعن و تشنیع کرنا، ان کی عیب جوئی کرنا اور انھیں گالم گلوچ کرنا ہر گز نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اس فعل سے نفرتیں جنم لیتی ہیں۔ واٹس ایپ گروپ بنانے کے مقاصد میں یہ بات ہمیشہ ذہن نشین رہے کہ گروپ مذاق نہ بننے پائے بلکہ حکمت وموعظت کا منبع ثابت ہو جس کا عملی مظاہرہ بامقصد پوسٹیں شیئر کرنے کی صورت میں ہو سکتا ہے۔ مزید چند مقاصدی ہدایات درج ذیل ہیں:

- اگر کوئی مخصوص علمی گروپ ہو تو اس میں وہی پوسٹ ڈالی جائے جس مقصد کے تحت گروپ وجود میں آیا ہے۔ گروپ کے نام کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہ کی جائے اور نہ ہی اسے بار بار بدلنے کی کوشش کی جائے۔
- عام گروپ میں دین اسلام سے متعلق ہر قسم کی باتیں پوسٹ کی جاسکتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ گروپ کا رکھ رکھاؤ برقرار رکھنے کے لئے غیر ضروری اشیاء کی ترسیل پر ایڈمن کی طرف سے پابندی ہونی چاہیے۔
- واٹس ایپ کا کوئی بھی گروپ ہو اس میں طویل پوسٹ شیئر کرنے سے اجتناب کرنا چاہئے اور اگر کوئی آڈیو یا ویڈیو نشر کی جائے تو لازماً تحریری طور پر اس کی مختصر وضاحت بھی کر دی جائے۔
- گروپ کے اصولوں میں یہ بات شامل کی جائے کہ ہر طرح کی مثبت ویڈیو، آڈیو، تحریر یا کمنٹ کی ترسیل کی اجازت ہے، کیونکہ بعض مسائل کا حل کبھی تصویر، کبھی کسی تحریر اور کبھی کسی آڈیو یا ویڈیو میں بھی ہوتا ہے۔
- مخصوص علمی گروپ کا نام بھی مخصوص ہی ہونا چاہئے تاکہ مواد شیئر کرنے والے کے سامنے ہمیشہ گروپ کا مقصد واضح رہے۔ بعض لوگ گروپ کا ایک عمومی نام رکھتے ہیں مگر مقصد خاص ہوتا ہے جسے گروپ ممبر کے لئے سمجھنا خاصا دشوار ہوتا ہے۔ لہذا بہتر یہ ہے مقصد کے مطابق نام رکھا جائے۔
- گروپ کا مقصد مد نظر رکھتے ہوئے شیئر کی جانے والی پوسٹوں کے وقت کی قید نہیں ہونی چاہیئے بلکہ ہر ممبر کو یہ آزادی حاصل ہو کہ وہ اپنے وقت اور سہولت کے اعتبار سے کسی بھی وقت کوئی پوسٹ شیئر کر سکتا ہے۔
- گروپ میں غیر ضروری مواد ارسال کرنے سے بچتے ہوئے صرف مدلل پوسٹ ہی شیئر کی جائے۔ غلط افکار، پروپیگنڈا، لایعنی باتیں خصوصاً غیر شرعی امور سے یکسر اجتناب کیا جائے۔
- گروپ میں بات چیت یا کسی مسئلے پر مباحثہ اسلامی آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے کیا جائے۔
- کوئی گروپ ممبر جب بھی کوئی تحریر بھیجے تو لازماً اس پر اپنا نام لکھے تاکہ تحریر لکھنے والے کی پہچان ہو اور قارئین کے لئے

الجھن کا باعث نہ بنے۔

- کسی دوسرے کی ذاتی پوسٹ پر اپنا نام اور موبائل نمبر لکھنا یا حسد کی وجہ سے کسی پوسٹ سے محرر کا نام ہٹا دینا دراصل علمی خیانت کے زمرے میں آتا ہے جو محققین کو زیب نہیں دیتا۔

گروپ ایڈمن کی صفات

واٹس ایپ گروپ کے ایڈمن کا گروپ کی مقصدیت اور افادیت کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ہوتا ہے۔ اس حوالے سے ضروری ہے کہ منتظم گروپ جسے ایڈمن کہا جاتا ہے چند اوصاف کا حامل ہو جو ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں:

- گروپ ایڈمن ایسا ہو جو اس گروپ کے مقاصد کو سمجھنے اور مہارت رکھنے والا ہو تاکہ بوقت ضرورت اس گروپ کے ممبران کی اصلاح کر سکے اور گروپ پر اپنی گرفت برقرار رکھ سکے۔
- ایڈمن غیر جانبدارانہ تمام ممبران کا ادب واحترام ملحوظ خاطر رکھنے والا اور باہمی احترام کرنے کی تلقین کرنے والا ہو۔
- گروپ ایڈمن، گروپ میں بھیجی گئی پوسٹوں کا مسلسل جائزہ لیتا رہے اور غیر متعلقہ پوسٹوں کو بروقت ہٹادے تاکہ گروپ کا اصل مقصد فوت نہ ہونے پائے۔
- گروپ میں غیر متعلقہ پوسٹیں بھیجنے والوں کا بغرض اصلاح محاسبہ اور تنبیہ کرتا رہے۔ اگر یہ فرض ادا نہ کیا جائے تو گروپ کے غیر متعلقہ مواد کا مجموعہ بن جانے اور اس کا اصل مقصد فوت ہو جانے کا قوی اندیشہ موجود ہو گا۔ کسی ممبر سے کوئی غیر متعلقہ پوسٹ شئیر کرنے جیسی لغزش ہو جائے تو ایڈمن کو چاہیئے کہ اسے پہلے تنبیہ کرے پھر غلطی پر مصر رہنے کی صورت میں اسے گروپ سے خارج کر دے تاکہ اس گروپ کا ماحول خراب نہ ہونے پائے۔
- گروپ ایڈمن بامقصد پوسٹیں بھیجنے والوں کی حوصلہ افزائی کرے تاکہ اچھی پوسٹوں کی ترسیل کا تسلسل برقرار رہ سکے۔
- ضروری ہے کہ ایڈمن اپنے گروپ میں کسی ایسے ممبر کو شامل نہ کرے جو اس کے مقاصد کے خلاف چلنے والا ہو۔

تحقیقی مواد کی اشاعت

کسی بھی پلیٹ فارم سے غیر تحقیقی مواد کی اشاعت ذہنی الجھنوں، پریشانیوں اور غیر یقینی صورتحال کو جنم دیتی ہے۔ واٹس ایپ کے ذریعے غیر تحقیقی مواد کی ترسیل بھی اسی طرح کے نتائج واثرات مرتب کرتی ہے۔ ان تمام الجھنوں سے بچاؤ کے لئے اللہ تعالی نے ابتداء ہی میں غیر یقینی صورتحال کا سدباب کرنے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ۔[5]

مومنو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق (شخص) خبر لائے تو خوب تحقیق کر لیا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تم کسی قوم کو لاعلمی میں (ناحق) تکلیف پہنچا بیٹھو، پھر تم اپنے کئے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔

واٹس ایپ پر کوئی بھی پوسٹ شیئر کرنے سے پہلے اس کے صحیح یا غلط ہونے کی تحقیق کر لینا اور کسی کی جانب سے بھیجی گئی پوسٹ کا مزید شئیر کرنے سے پہلے تحقیقی جائزہ لینا اس آیت کریمہ کا تقاضا ہے۔ اللہ تعالی نے ہر عام خبر کی تحقیق کرنے کا حکم دیا ہے۔[6] حدیث نبوی قرآن کی تفسیر اول ہے جو ہر لحاظ سے قرآنی تعلیمات کے معارف، اسرار و رموز اور اشارات کو تفصیلاً بیان کرتی ہے۔ کوئی بھی خبر سننے یا موصول ہونے پر نبی ﷺ نے اسے بغیر تحقیق بیان کرنے سے منع فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

كفى بالمرء كذبا ان يحدث بكل ما سمع۔[7]

کسی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی بہت ہے کہ وہ سنی سنائی بات آگے نقل کر دے۔

مذکورہ آیت اور حدیث سے صراحتاً معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بھی بات بغیر تصدیق بیان نہیں کرنی چاہئے۔ قرونِ اولیٰ کے محدثین کو حصولِ حدیث کے دوران جب یہ معلوم ہو جاتا کہ جس شخص سے وہ حدیث اخذ کر رہے ہیں وہ کسی معاملے میں جھوٹ بولتا ہے تو وہ اس سے حدیث اخذ نہیں کرتے تھے۔[8] عصر حاضر میں واٹس ایپ پر شیئر ہونے والی پوسٹوں کی تصدیق نہیں کی جاتی اور بلا تصدیق آگے بھیج دی جاتی ہے۔ یہ عمل دینی قواعد وضوابط کے خلاف ہے۔

قرآن مجید کی اشاعت کے ضوابط

واٹس ایپ دور جدید میں لوگوں تک قرآن مجید کے ابلاغ کا ایک مؤثر ذریعہ ہو سکتا ہے۔ اس ذریعے کو استعمال کرتے وقت بالخصوص قرآن مجید کی آیات کریمہ کی اشاعت، اغلاط سے مکمل پاک ہونی چاہئیں۔ اغلاط سے بھرپور آیات کی ترسیل دراصل اسلام دشمنوں کی سازش ہوتی ہے۔ ان اغلاط میں اعراب کی غلطی تو ایک طرف اور قرآن مجید کے عربی متن میں ردوبدل کر کے اسے نقل کرنا بھی ایک طریقہ ہے جس کے نقصان کا عام قاری اندازہ نہیں کر سکتا۔ واٹس ایپ ایڈمن کے لئے یہ ضروری ہے کہ آیات میں موجود اغلاط کا باریک بینی سے جائزہ لے، درست ہونے پر انہیں برقرار رکھے ورنہ ان کی اشاعت نہ ہونے دے۔

آیت کی کتابت میں املائی اغلاط سے اجتناب

آیت کی کتابت میں اعراب (زبر، زیر، پیش) اور نقاط کا استعمال ضروری ہے تا کہ عرب وعجم سے تعلق رکھنے والا ہر شخص اسے بہ آسانی پڑھ سکے کیونکہ یہ عمل قرآنی آیات کی تلاوت میں واقع ہونے والی اغلاط سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔[9] قرآن کی آیات لکھتے وقت قرآن مجید کے مروج املائی طریقوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ مثلاً لفظ "صلاة" جب کسی آیت میں آئے تو اسے قرآن کے موجودہ اسلوب کے مطابق واؤ کے اضافہ کے ساتھ "صلوٰة" لکھا جائے۔ ایسا کرنے سے عام قاری صحیح تلاوت کر سکتا ہے۔

دور حاضر میں واٹس ایپ کے گروپ میں قرآن کریم کی آیات خط عثمانی کے مطابق لکھی جائیں تا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا جو مکمل انتظام فرمایا ہے وہ قیامت تک برقرار رہے اور لوگ یہ جان لیں کہ آج بھی قرآن اسی صورت پڑھا جاتا ہے جس میں وہ محمد ﷺ پر نازل ہوا تھا۔ یہ امر قرآن میں ہمہ قسم کی تحریف وتبدیل سے حفاظت کا ذریعہ بھی ہے۔ جب قرآن کو خط عثمانی کے علاوہ عربی کے کسی دوسرے خط میں لکھنا مناسب نہیں تو کسی اور زبان میں لکھنا بدرجہ اولیٰ مناسب نہ ہو گا، البتہ اس کا ترجمہ مختلف زبانوں میں کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید عربی زبان میں نازل فرمایا ہے اور اس کی حفاظت کا تقاضا ہے کہ ہمیشہ عربی زبان ہی میں لکھا جائے۔ ارشادِ ربانی ہے کہ:

إِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ[10]

یقیناً ہم نے اسے عربی میں نازل کیا تا کہ تم اسے سمجھ پاؤ۔

ترجمہ کے ابلاغ میں اغلاط سے اجتناب

ایک کلام کا مطلب کسی دوسری زبان میں واضح طور پر اس طرح بیان کرنا کہ سابقہ نظم و ترتیب کے ساتھ ساتھ کلام کے اصل معانی برقرار رہیں، ترجمہ کہلاتا ہے۔[11] واٹس ایپ کے ذریعے قرآن کریم کی کسی ایک آیت یا کئی آیات کا جب ترجمہ مختلف گروپس میں بھیجا جائے تو اس میں اس بات کا مکمل لحاظ ہو کہ ترجمہ غلط اور آیت کے اصل معانی سے ہٹا ہوا نہ ہو۔ واٹس ایپ جیسا جدید

ذریعہ قرآنی آیات کا مفہوم اور ترجمہ دوسرے لوگوں تک پہنچانے کا ایک موثر ذریعہ ہے۔ اس ذریعے کو تمام احتیاطی تدابیر کے ساتھ استعمال کرنا چاہئے۔ ممکن ہے کہ اس طرح سننے اور پڑھنے والے لوگ زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

رُب مبلغ اوعی مِن سامع۔[12]

ممکن ہے کہ جسے پیغام پہنچے وہ اس کے معانی وغیرہ کو سنانے والے سے زیادہ سمجھنے والا ہو۔

اس حدیث سے دوسرے لوگوں تک کوئی بھی خیر کی بات پہنچانے کا جواز ملتا ہے۔ لہذا واٹس ایپ جیسے جدید ذریعے کو قرآنی آیات کے تراجم کے ابلاغ میں بھرپور استعمال کرنا چاہئے۔ اس ضمن میں مناسب ہے کہ واٹس ایپ کے ذریعے بھیجا جانے والا ترجمہ لفظی کی بجائے رائج زبان میں بامحاورہ اور سلیس ہو تاکہ گروپ میں موجود لوگوں کو مکمل فہم حاصل ہو سکے۔ اس بات کو مزید شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی ترجمہ سے متعلق ذکر کردہ تشریح سے سمجھا جا سکتا ہے۔ قرآن کا ترجمہ سلیس زبان میں اور روزمرہ کے محاورات کے مطابق ہو۔ تصنع اور سجع بندی کے تکلفات سے پاک ہو کیونکہ ان چیزوں کو سمجھنا عامی کے لیے مشکل ہوتا ہے۔ طویل قصص اور سطحی قسم کی تعبیرات وتوجیہات سے گریز کیا جائے۔[13]

تفسیری ترجمہ کا ابلاغ

تفسیری ترجمے سے مراد ایسا ترجمہ جس میں اعراب وترکیب، قرآن کو درست تناظر میں سمجھنے کی صلاحیت اور اس کا فہم و شعور پیدا کیا جا سکے۔[14] اس قسم کے ترجمہ کے ابلاغ کے حوالے سے درج ذیل امور اہم ہیں:

- جن لوگوں تک ابلاغ کے لئے گروپ بنایا جائے ان کی زبان اور ان کی ذہنی سطح کو مدنظر رکھتے ہوئے ترجمہ کیا جائے۔
- ترجمہ کے اصل مقصد کو پیش نظر رکھا جائے اور کلام اللہ کو صحیح تناظر میں سمجھانے کی کوشش کی جائے۔[15]
- واٹس ایپ کے ذریعے بھیجا جانے والا ترجمہ، قرآنی الفاظ کی مقدار اور آیات سے مناسبت رکھتا ہو۔[16]

ابلاغ تفسیر میں کتب تفسیر کا انتخاب اور حوالہ جات

قرآنی تراجم اور تفسیر کی نشر واشاعت کے لیے علاقائی ضرورت اور مقامی زبان کے مدنظر اچھی اور سلیس لکھی جانے والی تفاسیر کا انتخاب کرنا چاہیئے۔ اس لئے کسی بھی خطہ ارض میں رہنے والے لوگوں کی زبان میں ترجمہ شدہ تفاسیر کا انتخاب ہی زیادہ مؤثر ہے۔ مثال کے طور پر برصغیر پاک وہند کے لوگوں کے لئے معارف القرآن از مفتی شفیع عثمانیؒ، تفہیم القرآن از سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ یا دیگر کسی بھی آسان فہم تفسیر کا انتخاب کیا جا سکتا ہے۔ واٹس ایپ کے ذریعے تفسیر قرآن کے ابلاغ کے لئے چند بنیادی اصولوں کو پیش نظر رکھنا چاہئے:

- تفسیر کے ضمن میں پہلی کوشش تفسیر القرآن بالقرآن کی ہونی چاہیے کیونکہ یہ تفسیر کا سب سے مستند طریقہ ہے۔[17]
- اگر کسی مضمون سے متعلق کوئی دوسری آیت نہ ملے تو سنتِ رسول ﷺ کی مدد سے تفسیر بیان کی جائے، کیونکہ یہ تفسیر کا دوسرا بڑا اور اہم ذریعہ ہے۔[18]
- کسی آیت کی تفسیر کے سلسلے میں کوئی اور آیت یا حدیث نہ پائے جانے کی صورت میں اقوال صحابہؓ کی طرف رجوع کیا جائے، کیوں کہ وہ زمانہ نزول اور احوال و قرائن کے عینی شاہد ہیں۔ خلفاءِ راشدین، عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم تفسیر قرآن کے حوالہ سے مشہور ہیں۔ ان کے اقوال کی روشنی میں کی گئی تفاسیر کا انتخاب کرنا چاہیے۔[19]
- قرآن مجید کی تفسیر کے لیے قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور اقوال صحابہؓ کے بعد جمہور ائمہ و مفسرین کے اصول کے

مطابق مجاہد، سعید بن جبیر، عکرمہ، عطاء بن ابی رباح، حسن بصری، مسروق، سعید بن مسیب، ابو العالیہ، ربیع بن انس اور ضحاک بن مزاحم جیسے کبار تابعینؒ کے اقوال کی طرف رجوع کیا جائے۔[20]

- تفسیر بالرائے کی صورت میں ضروری ہے کہ وہ تفسیر شریعت کے بنیادی اصولوں کے متصادم نہ ہو۔ کیونکہ تفسیر بالرائے کے معتبر ہونے کی یہ لازمی شرط ہے کہ وہ شریعت کے بنیادی قواعد و ضوابط کے مطابق ہو۔[21]

اشاعتِ حدیث کے ضوابط

حدیث نبوی شریعت اسلامیہ کا دوسرا مستقل ماخذ ہے۔ واٹس ایپ کے ذریعے اس ماخذ کی اشاعت کرنا اسے دوسروں لوگوں تک پہنچانا عصری تقاضا ہے۔ حدیث سند اور متن دو حصوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ سند راویوں کے اس سلسلے کو کہتے ہیں جو متن سے پہلے اور متن سے ملا ہوتا ہے۔[22] متن، فرمان رسول ﷺ کو کہتے ہیں اور سند اس تک پہنچ کر ختم ہو جاتی ہے۔[23] لہذا واٹس ایپ کے ذریعے حدیث ارسال کرتے وقت حدیث کے دونوں حصوں سے متعلق ضوابط کا مکمل خیال رکھنا چاہیے۔ حدیث بھیجتے وقت سند ذکر کی جائے جو حدیث کا پہلا اہم حصہ ہے۔ محمد بن سیرین تابعیؒ نے اس حصے کو دین قرار دیتے ہوئے کہا ہے:

ان هذاالعلم دين (اى علم الاسناد) فانظروا عن من تاخذوادينكم۔[24]

یقیناً یہ علمِ اسناد دین ہے۔ سو تم دیکھو کہ کس سے دین حاصل کر رہے ہو۔

اسی طرح عبد اللہ بن مبارکؒ سند کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

الاسناد من الدين ولولا الاسناد لقال من شاءماشاء۔[25]

اسناد دین سے ہے۔ اگر یہ نہ ہوتی تو جس کا جو دل چاہتا وہ کہہ دیتا۔

حدیث اور اسناد کی اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے اشاعتِ حدیث کے حوالے سے چند اہم قواعد ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں جن کا واٹس ایپ کے استعمال میں لحاظ رکھنا ضروری ہے:

- واٹس ایپ پر حدیثِ رسول کو ارسال کرتے وقت سند اور متن دونوں ہی کو ارسال کیا جائے تاکہ حدیث سے متعلق ہر طرح کا ابہام دور ہو جائے اور قارئین کو مکمل اطمینان حاصل ہو جائے۔
- متن حدیث پر اعراب ذکر کیا جائے تاکہ قاری اسے صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھ سکے۔[26]
- حدیث کا مکمل متن ذکر کیا جائے۔ ادھورا متن ہرگز فارورڈ نہ کیا جائے تاکہ قارئین مکمل حدیث سمجھ سکیں۔
- تخریج شدہ معتبر کتب احادیث سے حدیث کا حوالہ ذکر کیا جائے، تاکہ قارئین کی اصل مصدر تک بہ آسانی رسائی ہو سکے۔ اس ضمن میں جدید مرقم و مصحح کتب جیسے "صحاح ستہ" سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔
- موضوع احادیث کو ہرگز نقل نہ کیا جائے۔ جو شخص کسی موضوع حدیث کو جانتے ہوئے اسے دوسرے لوگوں کو واٹس ایپ کا سہارا لے کر ارسال کرتا ہے تو ایسا شخص بھی جھوٹا ہی کہلائے گا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

  من حدث عنى حديثا وهو يرى انه كذب فهو احد الكاذبين۔[27]

  جس نے مجھ سے ایسی حدیث بیان کی جو وہ جھوٹ سمجھتا ہے تو وہ بھی جھوٹوں میں سے ایک ہے۔
- دیگر واٹس ایپ گروپس سے آنے والی احادیث کو بغیر تحقیق آگے نقل نہ کیا جائے تاکہ نبی کریم ﷺ کی طرف جھوٹ کی نسبت کا سد باب ممکن ہو سکے۔ اس امر میں انتہائی احتیاط ضروری ہے کیونکہ آپ ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرنا کسی

عام شخص کی طرف جھوٹ منسوب کرنے کی طرح ہر گز نہیں۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:
ان الکذب علی لیس کالکذب علی احد۔[28]
یقینی بات ہے کہ مجھ پر جھوٹ بولنا کسی عام کے بارے میں جھوٹ بولنے کی مانند نہیں۔

عصری صورتحال

عصر حاضر میں واٹس ایپ گروپس کے اصل مقاصد کا عموماً خیال نہیں رکھا جاتا۔ غیر ضروری چیزیں ارسال کی جاتی ہیں جس سے کئی اصلاح پسند ممبران کی دلچسپی ختم ہو جاتی ہے۔ کتابتِ آیات میں بکثرت اغلاط نظر آتی ہیں جنہیں نسل نو قبول کرتی جا رہی اور اسی غلط تلفظ سے اسے پڑھتی نظر آتی ہے۔ یوں واٹس ایپ کا زیادہ تر منفی استعمال کیا جا رہا ہے۔ اخلاقی ضابطے کی پابندی نہ کرنے کی وجہ سے بالخصوص آیات قرآنیہ، احادیث اور بالعموم اسلامی تعلیمات کی غلط اشاعت کا ارتکاب کیا جا رہا ہے۔ آیات اور احادیث میں نہ صرف بکثرت املائی اغلاط دیکھنے کو ملتی ہیں بلکہ ان کے تراجم و مفاہیم تک کو بغیر تحقیق ارسال کر دیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نسل نو تک جب غلط پیغام منتقل ہوتا ہے تو ان کا فکری انحطاط شروع ہو جاتا ہے۔ وہ آیات و احادیث غلط اعراب کے ساتھ پڑھتے ہیں، یاد کرتے اور غلط ہی منتقل کر دیتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی تعلیمات کی واٹس ایپ کے ذریعے اشاعت کو اپنی دینی ذمہ داری سمجھا جائے۔ لکھتے وقت انتہائی احتیاط سے کام لیا جائے۔ ہر طرح کی اغلاط سے اجتناب کیا جائے تاکہ اسلامی تعلیمات قارئین تک درست حالت میں منتقل ہو سکیں۔

نتائج بحث

تعلیمات اسلام کی اشاعت میں سوشل نیٹ ورک کا بہت بڑا کردار ہے۔ واٹس ایپ اور بالعموم اس طرح کی دیگر ایپس کے ذریعے ایک پیغام چند سیکنڈ میں اربوں لوگوں تک بہ آسانی پہنچ جاتا ہے۔ دور جدید میں یہ ایک ایسا وسیلہ ہے جس کی وساطت سے اسلامی تعلیمات کی اشاعت مؤثر طریقے سے کی جا سکتی ہے۔ ان ایپس میں گہری دلچسپی رکھنے والی نسل نو کی فکری تربیت کرنے کے لئے جدید وسائل کا بھرپور استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بہر حال یہ کہنا بجا ہے کہ عصر حاضر میں اسلامی تعلیمات کی اشاعت کے لئے جدید ذرائع کا استعمال فوائد سے بھرپور ہے۔ اسلامی تعلیمات کی اشاعت کی غرض سے بنائے جانے والے واٹس ایپ گروپس کے نام مختصر مگر ذومعنی ہوں جنہیں پڑھتے ہی ان کا مقصد سمجھ آ جائے۔ ان گروپس کی نگرانی کرنے والے بیدار مغز اور تعلیم یافتہ ہوں تاکہ وہ گروپ میں بھیجی جانے والی پوسٹوں کی تحقیقی نکتہ نظر سے نگرانی کر سکیں اور غیر تحقیقی مواد کی اشاعت ہر گز نہ ہونے دیں۔ قرآن مجید کے اشاعتی ضوابط کا خیال رکھتے ہوئے کتابتِ آیات کی املائی اغلاط کی درستگی اور نشاندہی کرتے رہیں۔ واٹس ایپ کے ذریعے ابلاغ تفسیر میں ایسی تفاسیر کا انتخاب کیا جائے جو آسان فہم ہوں تاکہ قارئین کو کسی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ہر قسم کے مواد کو ارسال کرتے وقت حوالہ جات کو لازمی ذکر کیا جائے تاکہ یہ مواد محققین کے لئے بھی کارآمد ہو سکے۔ کوئی بھی حدیث ارسال کرتے وقت اس کی سند ذکر کی جائے۔ اس کے متن پر اعراب لگایا جائے تاکہ قاری اسے صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھ سکے۔ تخریج شدہ معتبر کتب احادیث سے حوالہ جات ذکر کیے جائیں۔ من گھڑت احادیث کو ہر گز ارسال نہ کیا جائے۔ اچھے نتائج کا انحصار اچھی تحقیق پر ہوتا ہے۔ مسلم سماج کے ہر تعلیم یافتہ فرد کو فکر لاحق ہو کہ ہر روز اسلامی تعلیمات کا ایک تحقیق شدہ پیغام ان جدید وسائل کے ذریعے اغیار تک پہنچے۔ یہی وہ اسلوب ہے جس سے ہر مسلم فرد زیادہ سے زیادہ اسلام کی ترویج واشاعت میں اپنی شراکت کا ثبوت دے سکتا ہے اور نسل نو کی تربیت کرنے کی ذمہ داری سے نبرد آزما ہو سکتا ہے۔

سفارشات و تجاویز

- ایک ایسا مرکزی ادارہ بنایا جائے جس میں تمام مسلمان ممالک کی حکومتوں کے نمائندے اور ماہرین شامل ہوں اور ماہرین کسی بھی اسلامی تعلیمات کی اشاعت کرنے والے واٹس ایپ گروپ کی تصدیق کریں اور اسے سرٹیفیکیٹ جاری کریں جس سے امت مسلمہ کو اس گروپ کے صحیح ہونے کا یقین ہو سکے۔
- واٹس ایپ کے زیادہ سے زیادہ ایسے گروپس بنائے جائیں، جن سے اسلامی تعلیمات کی اشاعت کا مختلف انداز سے کام کیا جائے تا کہ واٹس ایپ پر مثبت پہلو غالب رہے۔
- واٹس ایپ گروپس پر ریاستی گرفت مضبوط اور گروپس کو اخلاقی قواعد وضوابط کے مطابق چلانے کا پابند بنایا جانا چاہیے۔
- سوشل میڈیا میں فحاشی و عریانی پر مبنی مواد کی اشاعت ایک مہذب معاشرہ کے اقدار کے خلاف ہے۔ اس کی روک تھام کے لئے ضروری ہے کہ اسلامی تعلیمات کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے جو غلط مواد کے سامنے صحیح مواد کی صورت میں رکاوٹ بن سکے۔
- اسلامی تعلیمات کی غرض سے بنائے گئے تمام گروپ ایڈمن کو ہر وقت بیدار اور چوکنا رہنا چاہیئے تا کہ گروپس سے خلاف قواعد پوسٹوں کا بروقت سد باب کیا جا سکے۔

حوالہ جات و حواشی

1 حسن محی الدین، **سوشل میڈیا اور ہماری زندگی**، (دہلی: منہاج پبلی کیشنز، 2023ء)، ص 30۔

2 البخاری، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، (قاہرۃ: دار طوق النجاۃ، 1422ھ)، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکرعن بنی اسرائیل، رقم الحدیث: 3461۔

3 مسلم، مسلم بن الحجاج القشیری، **صحیح مسلم**، (ریاض: دار السلام، 2015ء) کتاب الآداب، باب استحباب تغییرالاسم القبیح، رقم الحدیث: 2139۔

4 ابن الاثیر، علي بن ابي الکرم، **الكامل في التاريخ**، (بیروت: دار الکتاب العربی، 1417ھ)، 2/263۔

5 سورۃ الحجرات 6:49۔

6 ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، **تفسیر القرآن العظیم**، (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1999ء)، 7/345۔

7 مسلم، **صحیح مسلم**، کتاب المقدمة، باب النهى عن الحديث بكل ما سمع، رقم الحدیث: 07۔

8 الدھلوی، عبد الحق بن سیف، **مقدمة في أصول الحديث**، (بیروت: دار البشائر الاسلامیۃ، سن ندارد)، 1/67۔

9 الزرقانی، محمد عبد العظیم، **مناهل العرفان في علوم القرآن**، (قاہرۃ: مطبعۃ عیسیٰ البابی الحلبی، سن ندارد)، 1/407۔

10 سورۃ الزخرف 3:43۔

11 الذہبی، محمد حسین السید، **التفسیر والمفسرون**، (قاہرہ: مکتبۃ وھبۃ، سن ندارد)، 1/20۔

12 الترمذی، محمد بن عیسیٰ، **السنن**، (ریاض: دار السلام، 2014ء)، کتاب العلم عن رسول اللهﷺ، باب ماجاءفی الحث على تبليغ السماع، رقم الحدیث: 2657۔

13 شاہ ولی اللہ، احمد بن عبد الرحیم، **الفوز الكبير في أصول التفسير**، (قاہرۃ: دار الصحوۃ، 1998ء)، ص66۔

14 الزرقانی، **مناهل العرفان في علوم القرآن**، 2/112۔

15 **ماہنامہ دار العلوم**، شمارہ 8-9، جلد:96، رمضان-ذیقعدہ 1433ھ، ص14۔

16 عبد الخالق آزاد، **قرآنِ حکیم کے ترجمے کے اصول و قوانین اور ترجمہ نگاری کی روایت کا تسلسل**، (لاہور: ادارہ رحیمیہ علوم قرآنیہ)، 1/2۔

17 الذہبی، **التفسير والمفسرون**، 1/31۔

18 ابن تیمیۃ، احمد بن عبد الحلیم، **مقدمة في أصول التفسير**، (بیروت: دار مکتبۃ الحیاۃ، 1490ھ)، 1/40۔

19 فضل حسن عبّاس، **التفسير والمفسرون ومناهجه في العصر الحديث**، (اردن: دار النفائس للنشر والتوزیع، 1437ھ)، 1/62۔

20 ایضاً، 1/168۔

21 الحاکم النیسابوری، محمد بن عبد اللہ، **معرفة علوم الحديث**، (بیروت: دار ابن حزم، 2003ء)، ص42۔

22 الطحان، محمود بن احمد، **تيسير مصطلح الحديث**، (ریاض: مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع، 2019ء)، 1/18۔

23 ایضاً، 1/19۔

24 ابن الصلاح، عثمان بن عبد الرحمن، **معرفة أنواع علوم الحديث**، (بیروت، دار الکتب العلمیۃ، 2001ء)، 1/6۔

25 البغدادی، احمد بن علی، **الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع**، (ریاض: مکتبۃ المعارف، سن ندارد)، 2/200۔

26 فاروق، عبد اللہ، **مشکل کلمات پر علماء کا اعراب لگانے کا اہتمام**۔
https://thefreelancer.co.in/?p=8761, Retrived on 15 April, 2024.

27 الترمذی، **السنن**، کتاب العلم عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء فیمن روىٰ حدیثاوھویری انه کذب، رقم الحدیث: 2662۔

28 الطبرانی، سلیمان بن احمد، **المعجم الكبير**، (قاہرۃ: مکتبۃ ابن تیمیۃ، سن ندارد)، 20/408۔